

13286- انسان کی خلقت

سوال

کیا آپ انسان کی ابتداء خلقت کے بارہ میں معلومات دے سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس میں اپنی روہ پھونکی اور فرشتوں سے اسے سجدہ کروایا۔

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس فرمان میں فرمایا ہے :

﴿اللہ تعالیٰ کے ہاں عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو جو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کہہ دیا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا﴾۔ آل عمران (59)۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیدائش مکمل کی تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو ان سب نے سجدہ کیا اور اس وقت ابلیس بھی وہاں موجود تھا لیکن اس نے تنکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

﴿جب آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں، تو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا، چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (نہ کیا) اس نے تنکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا﴾۔ ص (71-74)۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ بتایا کہ وہ آدم علیہ السلام کو زمین میں خلیفہ بنانے والا ہے، تو فرمایا :

﴿اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں﴾۔ البقرة (30)۔

اور آدم علیہ السلام کو سب نام سکھا دیئے اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس طرح کیا ہے :

﴿اور آدم (علیہ السلام) کو سب کے سب نام سکھا دیئے﴾۔ البقرة (31)۔

اور جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دھتکار دیا اور اس پر لعنت کر دی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ہے :

﴿فرمان جاری ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہے، اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت اور پھٹکار ہے﴾۔ ص (77-78)۔

جب ابلیس نے اپنا انجام جان لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کے لیے مہلت طلب کی، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے :

﴿کنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے ایک متعین وقت تک کے لیے﴾۔ ص (79-81)۔

-(

جب اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دے دی تو اس نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے خلاف اعلان جنگ کر دیا کہ وہ انہیں فحاشی کے کاموں اور معاصی کے ساتھ گمراہ کرے گا، اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا:

﴿وہ کئے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بربکا دوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جوچیدہ اور پسندیدہ ہوں﴾۔ ص (82-83)۔

اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان سے جی ان کی بیوی کو پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے مرد و عورت کو آگے چلایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں فرمایا:

﴿اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد و عورتیں پھیلا دیں﴾۔ النساء (1)۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو بطور امتحان جنت میں رہائش دی اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ جنت کے پھل کھائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک درخت سے منع کر دیا کہ اس کے قریب بھی نہیں جانا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو فراغت کھاؤ پیو لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے﴾۔ البقرة (35)۔

اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو شیطان سے بچنے کا کتے ہوئے فرمایا:

﴿تو ہم نے کہا اے آدم (علیہ السلام) یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے تو تم مصیبت میں پڑ جاؤ﴾۔ طہ (117)۔

پھر شیطان نے آدم اور ان بیوی حواء علیہما السلام کو منع کیے درخت کے متعلق وسوسہ میں ڈالا اور انہیں سبز باغ دکھائے تو آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کا نفس کمزور پڑ گیا تو انہوں نے اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے درخت کا پھل کھایا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے:

﴿لیکن شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا اور کہنے لگا کیا میں تمہیں دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت نہ بتلاؤں جو کہ پرانی نہ ہو، چنانچہ ان دونوں ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھایا تو ان کے ستر کھل گئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر ٹانگے لگے، آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو وہ بہک گئے﴾۔ طہ (120-121)۔

تو ان دونوں کے رب نے انہیں پکار کر کہا:

﴿اور ان کے رب نے انہیں پکار کر کہا کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا صرمد دشمن ہے؟﴾۔ الاعراف (22)۔

اور جب انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے:

﴿دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم نقصان پانے والے والوں میں سے ہو جائیں گے﴾۔ الاعراف (23)۔

اور آدم علیہ السلام کی یہ معصیت بطور اشتہاء تھی نہ کہ بطور استیجاب و تنجیر، تو اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی تو بہ کی طرف فرمائی اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے﴾۔ البقرة (37)۔

تو آدم علیہ السلام کی امت میں یہ سنت جاری ہوگی کہ جو بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو پھر سچائی کے ساتھ توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے﴾۔ الشوری (25)۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ اور ابلیس کو زمین کی طرف اتار دیا اور ان پر وحی کا نزول فرمایا اور ان کی طرف رسول مبعوث فرمائے تو ان میں سے جو بھی ایمان لایا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو بھی کفر کا ارتکاب کرے گا وہ جہنم میں جائے گا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ، جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف اور غم نہیں، اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو چھٹلاتیں، وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے﴾۔ البقرۃ (38-39)۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے سب کو زمین پر اتار دیا تو ایمان و کفر اور حق و باطل اور خیر و شر کے درمیان معرکہ شروع ہو گیا اور یہ معرکہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک زمین اور اس پر رہنے والے موجود ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کا وارث ہو جائے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں ایک وقت تک رہنے کی جگہ اور نفع حاصل کرنا ہے﴾۔ الاعراف (24)۔

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور اور حواء علیہا السلام کو ماں کے بغیر صرف باپ سے پیدا فرمایا اور عیسیٰ علیہ السلام کو باپ کے بغیر صرف ماں سے پیدا فرمایا اور ہمیں ماں اور باپ دونوں سے پیدا فرمایا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا اور ان کی نسل ایک ذلیل اور بے قدر پانی سے چلائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں فرمایا ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

﴿جس نے جو بھی چیز بنائی اسے نہایت اچھا بنایا اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی، پھر اس کی نسل ایک بے وقعت و ذلیل پانی کے نچڑ سے چلائی، جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی، اسی نے تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے (اس پر بھی) تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو﴾۔ السجدۃ (7-9)۔

اور انسان کی پیدائش رحم مادر میں کی مراحل میں پوری ہوتی ہے جس میں انتہائی قسم کا اعجاز پایا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے :

﴿اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا فرمایا، پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا، پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا، پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں، پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پنا دیا، پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے﴾۔ المؤمن (12-14)۔

اور اللہ وحدہ ہی ہے جو چاہے پیدا کرتا اور رحم مادر میں جو کچھ ہے اس کا علم رکھتا ہے اور اور رزق اور زندگی کو مقرر کرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے کچھ اس طرح بیان کیا ہے :

﴿آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتے ہیں، یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے﴾۔ الشوری (49-50)۔

﴿لوگو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی خاتم النبیین ہیں)﴾۔ الاحزاب (

- (40)

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں﴾۔ الاعراف (158)۔

تو قرآن کریم آسمانی کتب میں سے آخری اور سب سے عظیم کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء و رسل میں سے افضل اور آخری نبی ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ساتھ باقی سب آسمانی کتب کو منسوخ کر دیا، تو جو بھی قرآن مجید کی پیروی نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اسلام میں داخل ہوتا ہے اور اسی طرح نہ ہی وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا اور نہ ہی ان کی اطاعت کرتا ہے تو اس کا کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتا پھرے تو اس کا وہ دین قابل قبول نہیں ہوگا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا﴾۔ آل عمران (85)۔

اور جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں پہلے سب انبیاء کے اصول دین اور مکارم اخلاق کی تاکید ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

﴿اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کے قائم کرنے کا حکم اس نے نوح (علیہ السلام) کو دیا اور ہم نے جو وحی تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکید حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا﴾۔ الشوری (13)۔